بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

فَلَنَسۡـَٔلَنَّ الَّذِیۡنَ اُرۡسِلَ اِلَیۡہِمۡ وَلَنَسۡـَٔلَنَّ الۡمُرۡسَلِیۡنَ (اعراف۔۷)

پس ہم اِن لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے اور ہم رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے

جناب سلطانی صاحب کی دعوتِ تسلیم اور اِس کا جواب

جناب محترم ناصر احمد سلطانی صاحب۔۔۔مدعی مجدد صدی پانزدہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے آپ جہاں کہیں بھی ہیں بفضل اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ بارہ (۱۲) دسمبر ۲۰۱۱ء کو جناب کی مجھے ایک ای میل موصول ہوئی تھی جس میں آنجناب نے خاکسار بمعہ ممبران جماعت احمدیہ اِصلاح پسند کو مجدد وقت یعنی آپ کو قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ آپکی یہ ای میل میری نظروں سے گزری تھی۔لیکن اِسکے بعد خاکسار چند نجی اُمور کی سر انجام دہی کیلئے جرمنی سے باہر سفر پر نکل کھڑا ہوا اور اس طرح بیرون ملک سفر کی وجہ سے خاکسار کچھ وقت کیلئے دوست احباب (جن میں آپ بھی شامل ہیں) کی ڈاک دیکھنے سے محروم رہا ہے۔ واپسی پر میں نے تمام ای میلز کو دیکھا اور پڑھا اور اِن میں چند ای میلز کے علاوہ اِس عاجز کے نام آپکا ۱۷۔دسمبر ۲۰۱۱ء کا کھلا خط تھا۔متذکرہ بالا وجوہات کی بنا پر خاکسار آپکی ای میلز کا جواب تھوڑی تاخیر سے دے رہا ہے۔ جواب میں میرے اس توقف کو آپ نے اپنی ایک ای میل میں میرا جرم قرار دے دیا ہے۔جلد بازی میں آپ نے اور بھی بہت ساری نامناسب باتیں اس عاجز کے متعلق بیان فرمائی ہیں جو کہ آپ ایسے ملہم من اللہ اور مدعی مجدد وقت (اگر آپ ہیں) کو زیب نہیں دیتیں۔ مثلاً آپ نے بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے خاکسار کو نعوذ باللہ ایک غلطی خوردہ اور گمراہ (misled) انسان قرار دیا ہے۔آپ بغیر میری کوئی غلطی ثابت کیے مجھے نصیحت فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کروں اور اپنے لیے بخشش طلب کروں۔ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندوں کی شان کے مطابق یہ عاجز تو ہمیشہ اپنی معلوم اور نامعلوم کی غلطیوں اور کوتاہیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ توبہ اور استغفار کرتا رہتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آپ نے دلیل کیساتھ میری کس غلطی کی نشاندہی کی ہے جس کیلئے آپ مجھے توبہ اور استغفار کی نصیحت فرما رہے ہیں؟ اس عاجز کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کو دلیل کے ساتھ غلط ثابت کیے بغیر مجھے اپنا مدلل دعویٰ چھوڑنے کا حکم دے رہے ہیں۔آپ اپنی پہلی ہی ای میل (۲۰۱۱۔۱۲۔۱۲) میں اس عاجز کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’کہ اگر خاکسار نے نعوذ باللہ گمراہی کی موت سے بچنا ہے تو مجھے آپکے دعویٰ (جس کی آپ نے میرے آگے کوئی دلیل پیش نہیں کی ہے) کو قبول کرنا ہوگا وغیرہ وغیرہ‘‘۔ جناب سلطانی صاحب۔ خاکسار سر دست آپکی اِن دل آزار باتوں کے متعلق یہی عرض کرتا ہے کہ!

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

جناب سلطانی صاحب۔ آپکی ای میلز سے پتہ ملتا ہے کہ آپ کوئی بہت بڑے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحی آپ پر بارش کی طرح نازل ہوتی رہتی ہے۔ بزرگ و برتر رَب آپ سے اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے باتیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کیلئے ہم ایسے گناہ گاروں کا آپ کو قبول کرنا از حد ضروری ہے۔ یہ بات تو قطعی طور پر درست ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو (خواہ اُس کا کوئی بھی مقام ومرتبہ یعنی مجدد، نبی ورسول وغیرہ ہو) کسی قوم کی طرف بھیجے تو قوم کو اُسکے پیغام کو بڑی توجہ اور غور سے سننا چاہیے اور اگر مدعی صادق ہو تو اُس پر ایمان لا کر اُسکے انصاروں میں شامل ہونے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ موجود حالات میں ایک احمدی کیلئے مشکل یہ ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ میں بشمول خاکسار کم وبیش ۶ یا سات مدعیان موجود ہیں۔ اِن میں سے کوئی مجدد، نبی اور رسول ہونے کا دعویدار ہے۔کوئی موعود زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کا دعویدار ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پندرھویں صدی ہجری کیلئے مجدد مبعوث فرمایا ہے اور کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ امیر المومنین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اب اس حالت میں ایک احمدی کیا کرے؟ کس کو قبول کرے اور کسے رَد کرے؟ جناب سلطانی صاحب۔ جہاں تک اس عاجز کا تعلق ہے تو خاکسار اپنے آپ کو قطعی طور نہ صرف سچا سمجھتا ہے بلکہ میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان رحمت، فضل اور احسان کا انکار کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو جس زکی غلام کی بشارت سے نوازا اور بعد ازاں آپؑ نے اپنے اس موعود زکی غلام کو مصلح موعود کا نام دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ وہ موعود زکی غلام اور مصلح موعود تو (یہ عاجز) ہی ہے۔لیکن خاکسار بڑی نیک نیتی اور صدق دِل سے یہ بھی مانتا ہے کہ اگر کوئی اس عاجز کا دلیل کیساتھ غلطی خوردہ ہونا ثابت کر دے تو میں اپنے نعوذ باللہ غلط دعوے کو فوراً چھوڑ دوں گا اور اگر کوئی مثلاً آپ ایسا مدعی دلیل کیساتھ اپنا صادق ہونا مجھ پر ثابت کر دے تو خاکسار آپکے دعویٰ کو قبول کرنے میں کوئی دیر نہیں لگائے گا۔ نہ صرف خاکسار آپ کو قبول کر کے آپکے انصاروں میں شامل ہوگا بلکہ اپنے سارے پیروکاروں کو بھی آپکی غلامی میں دیدے گا۔ آپ میری باتوں پر یقین کرنا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ میں یہ باتیں تکلف اور بناوٹ سے نہیں

لکھ رہا بلکہ سچے دِل اور نیک نیتی سے لکھ رہا ہوں۔ چونکہ آپ نے اس عاجز کو دعوت دی ہے کہ میں آپ کو بطور مجدد صدی پانزدہم قبول کروں لہٰذا یہ میرا حق ہے کہ میں پہلے آپکی تعلیم ،لٹریچر اور وحی و اِلہامات وغیرہ وغیرہ کو پرکھ لوں اور آپ پر فرض ہے کہ آپ صحیح رنگ میں اپنی تعلیم ،لٹریچر اور وحی و اِلہامات سے مجھے آگاہ فرمائیں۔ جناب سلطانی صاحب۔ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔ خاکسار اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر یہ سب کچھ آپ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ نے اس سلسلہ میں کوئی پس وپیش کی یا اپنی کسی تحریر کو مجھ سے چھپایا یا میرے کسی سوال کا جواب نہ دیا تو میدانِ محشر میں خاکسار اللہ تعالیٰ کے حضور یہ شکایت ضرور کرے گا کہ اے میرے مہربان۔ آپکے مبعوث کیے ہوئے (اگر آپ سچے ہیں) اس مجدد (صدی پانزدہم) نے بعض باتوں کو مجھ سے چھپایا اور میرے بعض سوالوں کے جوابات مجھے نہیں دیئے تھے۔؟ آپکی تعلیم ،لٹریچر اور وحی و اِلہامات کے علاوہ خاکسار آپ سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ اِن سوالوں کے جوابات آپکی ویب سائٹ (جماعت احمدیہ حقیقی) پر نہیں ہیں۔ برائے کرم اِن سوالات کے صحیح صحیح جوابات سے خاکسار اور اُسکی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کو مطلع فرمائیے۔

(۱) آپکی ویب سائٹ پر جو لٹریچر (literature) موجود ہے کیا آپ کا تصنیف کردہ کل لٹریچر یہی ہے؟ اسکے علاوہ اگر آپکی تصنیف کردہ کوئی کتاب، رسالہ یا مضمون ہو تو وہ برائے کرم جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے پوسٹل ایڈریس پر جلد از جلد بھیج دیں تا کہ میں اور میری جماعت کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اِنہیں جلد از جلد پڑھ لیں کیونکہ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے۔ بطور آپکے تعارف چند سوالات درج ذیل ہیں۔

(۲) جناب کی تاریخ پیدائش کیا ہے اور آپ کہاں پیدا ہوئے تھے؟ (۳) آپ نے کب اور کہاں کہاں تعلیم (پرائمری، مڈل، میٹرک وغیرہ وغیرہ) پائی ہے؟ (۴) جناب جامع احمدیہ میں کب داخل ہوئے تھے اور آپ نے جامعہ سے کب شاہد کی ڈگری حاصل کی تھی؟ (۵) مربی بننے کے بعد آپ نے کہاں کہاں اور کتنا وقت بطور مبلغ کام کیا؟

(۶) آپ نے چار سالہ ہومیوپیتھی کا کورس کب اور کس کالج سے پاس کیا؟ (۷) آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپکے مجدد ہونے کی خبر کب دی تھی؟

(۸) آپ لکھتے ہیں۔ ''یاد رہے کہ وقت کے امام و مجدد کیساتھ اللہ تعالیٰ اس زمانے میں سب سے زیادہ یعنی کثرت سے اور زیادہ شان والا کلام کیا کرتا ہے۔'' آپ سے گذارش ہے کہ آپکی مجددیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا پہلا اِلہام کیا تھا اور اس سلسلہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کا جو کثرت اور زیادہ شان والا کلام نازل ہوا ہے خاکسار اور اُسکی جماعت کی تسکین قلب اور اطمینان کیلئے وہ سارا کلام اِلٰہی میری طرف بھیجئے؟ (۹) آپ نے جماعت احمدیہ ربوہ کو خود چھوڑا ہے یا کہ آپ فارغ کیے گئے ہیں؟ برائے کرم اس پر مفصل روشنی ڈالئے۔ (۱۰) آپ نے مجدد صدی پانزدہم کا دعویٰ کب کیا تھا؟ اس ضمن میں بھی برائے کرم وضاحت فرمادیجئے۔

جناب ناصر احمد سلطانی صاحب۔ خاکسار بھی اور خاکسار کی جماعت بھی حاضر ہے۔ ہم توبہ اور اپنی اصلاح کیلئے بالکل تیار ہیں۔ صرف ہماری گذارشات کے صحیح صحیح جوابات عنایت فرما کر ہمارے اطمینان کا سامان فراہم کر دیجئے۔ آپ کا ہمیں خالی دعوت اصلاح دینا کافی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے آپ اپنے واپسی جواب میں یہی سوال مجھ سے پوچھیں۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ میں آپ سے یہ سوال اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے باضابطہ طور پر مجھے اور میری جماعت کو اپنے دعوے کو تسلیم کرنے کیلئے دعوت دی ہے۔ خاکسار نے اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں اگر آپ کو کوئی باضابطہ دعوت دی تو مطمئن رہیے آپ کو اس عاجز سے ایسے سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس عاجز کا دعویٰ اور اُسکی قطعی، اِلہامی اور علمی دلیل کیساتھ ساتھ خاکسار کی حالات زندگی سب کچھ میری ویب سائٹ (alghulam.com) پر موجود ہے۔ واضح رہے کہ جناب منیر احمد اعظم صاحب اپنے ۲۱۔ دسمبر ۲۰۱۱ء کے بلاگ (blog) میں لکھتے ہیں۔

"Nasir Ahmad Sultani has labelled me a liar officially on his blog on 26 Noovember 2011"(P-2)

ناصر احمد سلطانی نے اپنے ۲۶۔ نومبر ۲۰۱۱ء کے بلاگ (blog) میں مجھے باضابطہ طور پر کاذبؔ کہا ہے۔ (صفحہ۔۲)

جناب اعظم صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"Therefor Nasi Ahmad Sultani, You are not satisfied with Almighty Allah's choice when He raised me as Khalifatullah(Caliph of Allah) and you do not accept that Allah has made me Nabi'ullah and you are taking yourself as a very superior;**therefor come forward and sign the form of Mubahila also** (from page64-68).The major part of this Mubahila concerns to Janbah Sahib, but as you Nasir Ahmed Sultani considers me a liar, therfore come to the court of Allah and officially sign and date the documnt ;come in the court of Allah, accept this challenge of Mubahila (by the way, this week you sent me an

email whereby you said"Challenge Accepted" but you have to sign and date the document and put the seal of your Jammat).(P-6)

بدیں وجہ ناصر احمد سلطانی جب اُس نے مجھے بطور خلیفۃ اللہ (اللہ کا خلیفہ) کھڑا کیا تو تم اللہ کے انتخاب پر مطمئن نہیں ہوا اور تم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ نے مجھے نبی اللہ بنایا ہے اور تم اپنے آپ کو بہت اعلیٰ (بزرگ) سمجھ رہے ہو۔ لہٰذا آگے آؤ اور مباہلہ فارم پر دستخط کرو (صفحہ ٦٤ سے ٦٨)۔ اس مباہلہ کا بڑا حصہ جنبہ صاحب سے متعلق ہے لیکن جیسا کہ تم ناصر احمد سلطانی مجھے کاذبّ سمجھتے ہو لہٰذا اللہ کی عدالت میں آؤ اور باضابطہ طور پر دستاویز پر تاریخ کیساتھ دستخط کرو۔ اللہ کی عدالت میں آؤ اور اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرو۔ (برسبیل تذکرہ اس ہفتہ تم نے مجھے "مباہلہ کی قبولیت" کے سلسلہ میں ایک ای میل بھیجی تھی لیکن تمہیں مباہلہ کی دستاویز پر تاریخ اور دستخط کیساتھ اپنی جماعت کی مہر لگانی ہوگی)

(۱۱) جناب سلطانی صاحب بقول اعظم صاحب آپ نے اُنہیں اپنے ۲۶۔نومبر کے بلاگ میں کاذبّ قرار دیا تھا۔ اعظم صاحب نے اپنے ۱۶۔دسمبر ۲۰۱۱ء کے خطبہ جمعہ میں جواباً آپ کو مقابلہ کیلئے اُس مباہلہ کے چیلنج (جس میں اُس نے اس عاجز کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہوا ہے) کی دستاویز پر اپنی جماعت کی مہر اور تاریخ کیساتھ دستخط کرنے کیلئے بلایا تھا۔ آپکے بقول یہ عاجز نعوذ باللہ من ذالک گمراہ (misled) ہے۔ اس عاجز نے نہ صرف اعظم صاحب کے مباہلہ کو قبول کیا بلکہ اپنی مہر کیساتھ دستخط کرکے اُسکے مباہلہ کے چیلنج کی دستاویز کو اُسکے حوالہ کر دیا ہے۔ اب خاکسار انتظار کر رہا ہے کہ اعظم صاحب مباہلہ کی دستاویز پر اپنے ساتھی اور مرید جناب فاضل جمال صاحب کے دستخط کروا کر مباہلہ کی شیٹ (sheet) واپس میری طرف بھیجے۔ خاکسار ثبوت کیلئے مباہلہ کے چیلنج کی یہ دستاویز مع اپنے نوٹ کے آپکی طرف بھیج رہا ہے۔

جناب سلطانی صاحب۔ میرا آپ سے آخری سوال یہ ہے کہ جب آپ منیر احمد اعظم صاحب کو نہ صرف کاذبّ سمجھتے ہیں بلکہ آپ نے باضابطہ طور پر اسکا اظہار بھی فرمایا ہے۔ تو جب آپکے بقول اُس کاذب شخص نے آپ کو یعنی پندرھویں صدی ہجری کے مجدد وقت اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے کامل ظل کو مباہلہ کیلئے بلایا ہے تو پھر آپ نے اُسکے مباہلہ کے چیلنج پر ابھی تک اپنی مہر کیساتھ دستخط کرکے اُسکے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کیوں نہیں کیا؟ مباہلہ کے چیلنج سے آپکے فرار کی کیا وجہ ہے؟ برائے مہربانی اس سلسلہ میں اس عاجز کو آگاہ فرمائیے۔
۱۸۔فروری ۲۰۱۲ء کو موصولہ اپنی ای میل میں آپ لکھتے ہیں۔ "الہام: آج ناصر (یعنی میں) یا تم (یعنی جنبہ صاحب) اللہ کے نمائندے ہو؟ میرے منہ سے الفاظ قدرے ناراضگی کیساتھ ادا ہوتے ہیں۔ نوٹ: یہ الہامی الفاظ اللہ کی ناراضگی کے ہیں۔ محترم عبدالغفار جنبہ صاحب کو چاہیے کہ اللہ کے سچے نمائندہ کو قبول کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ ورنہ اِن میں اگر کوئی سعادت مندی اور نیک فطرتی ہے بھی تو اِنکے کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ لگتا ہے کہ جنبہ صاحب کی خاموشی اِن کا جرم بنتی جارہی ہے۔"

مکرم و محترم جناب ناصر احمد سلطانی صاحب۔ خاکسار نے آپ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھی جو جائز نہ ہو۔ آپ پر فرض تھا کہ یہ ساری معلومات بغیر کسی کے پوچھنے کے آپ اپنی ویب سائٹ پر لکھ دیتے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے میری طرح اور بھی لوگ ہوں جن کے دل و دماغ میں آپکے بارے میں اس قسم کے سوالات ہوں اور اُنکی یہ خواہش بھی ہو کہ اُنہیں ان سوالات کے جواب ملیں۔ کسی مدعی (مجدد وقت) کی بیعت کرکے اپنے آپ کو اُسکی غلامی میں دینا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ بیعت کرنے سے پہلے ہر انسان کا حق ہے کہ بیعت سے پہلے اُسے اطمینان قلب اور شرح صدر حاصل ہو۔ ہر زمانے میں جب کوئی مرسل دنیا میں مبعوث ہوا اور اُس نے اپنی اصلاح و ارشاد کی دعوت اپنی قوم کے آگے رکھی تو اُسکی قوم نے درج بالا قسم کی باتیں ضرور اُس سے پوچھیں۔ اور مرسل نے بھی قوم کو صحیح صحیح جواب دے کر اپنی رسالت کا حق ادا کیا۔ خاکسار نے بھی دعویٰ کیا ہے اور افراد جماعت نے اس عاجز سے ایسے بہت سارے سوالات پوچھے تھے اور میں نے نہ صرف ایسے سوالوں کے جوابات لکھ کر اُنکی طرف میل کیے بلکہ علاوہ اسکے میں نے اپنی زندگی کا ہر گوشہ کھول کر افراد جماعت کے آگے رکھ دیا۔ اور یہ سب کچھ اس عاجز کی ویب سائٹ پر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں صفحات پر تالیف شدہ موجود ہے۔ خاکسار نے آپکی ویب سائٹ پر آپکی خود نوشت سوانح عمری پڑھی ہے۔ وہاں پر میرے پوچھے گئے سوالات کے جوابات نہیں ہیں۔ بغیر کسی تاریخ کے کچھ گول مول باتیں ضرور ہیں۔ واضح رہے کہ خاکسار بالکل خاموش نہیں ہے۔ اب تک جو دیر ہوئی ہے میں نے خط کے شروع میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔ خاکسار اس مختصر خط کے ذریعے آپکی خدمت میں حاضر ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی تاخیر ہونی ہے تو آپکی طرف سے ہونی ہے۔ ہدایت پانے کے سلسلہ میں اب اس دیری کے آپ ذمہ دار ہونگے اور میدان محشر میں آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ اُمید ہے آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و اَمان میں رکھے۔ دعا کی درخواست کیساتھ اجازت۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۲۲۔فروری ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم   بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عبدالغفار جنبہ صاحب دعویدار مجدد پندرھویں اسلامی صدی اور دعویدار مصلح موعود کے نام کھلا خط

بسلسلہ تسلیم مجدد پندرھویں صدی و امام الزمان

کولمبو۔سری لنکا

۱۷؍دسمبر ۲۰۱۱ء

محترمی ومکرمی عبدالغفار جنبہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مجموعی طور پر جماعت احمدیہ اور پوری دنیا کو مخاطب کر کے دعوتِ تسلیم دے چکا ہوں۔ پہلے بھی میں نے آپ کو ایک خط لکھا ہے۔ میرے نزدیک آپ کا حق ہے کہ آپکو ذاتی طور پر بھی مخاطب کیا جائے۔ آپ کی قبولیت آپ کو اور دیگر کئی سعید روحوں کو سچائی کی قبولیت کی توفیق عطا کر کے شقاوت و جہالت کی موت سے بچا سکتی ہے۔ اسی لئے یہ خط آپ کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں۔

آئے دن ہم میں سے کوئی نہ کوئی اس دارِ فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اور آپکے زیرِ اثر لوگ اس قادر و قیوم خدا کے حضور اس صورت میں حاضر ہوں کہ وہ آپ سے راضی ہو اور آپ اس سے۔ آپ اس کے سچے خلیفہ و مجدد کو تسلیم کر چکے ہوں۔ اور اس نور سے منور ہو چکے ہوں جو اس نے اپنے مجدد کے ذریعہ پندرھویں صدی میں اتارا ہے۔ میرے نزدیک آپ غلطی خوردہ ہیں۔ آپ کا خدا کی طرف سے مأموریت کا دعویٰ غلط ہے۔ آپ کو اپنی اصلاح اور توبہ کی ضرورت ہے۔

باقی اقوام و مذاہب اور جماعتوں کو جو مشکلات پیش آسکتی ہیں وہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو درپیش نہیں ہوں گی۔ کیونکہ آپ لوگ وحی اور الہام کے قائل ہیں۔ اس امت میں مجددین کی خلافت جاری رہنے کے قائل ہیں۔ آپ نے اپنے بنیادی اسلامی عقائد میں سے کسی کو نہیں چھوڑنا۔ لیکن اگر کوئی یہ خیال کرے کہ مجدد اس کے تمام خیالات کے ساتھ متفق ہوگا تو وہ اسے تسلیم کرے گا تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ مجدد اصلاح اور تجدید کیلئے آیا کرتے ہیں۔ وہ خدا سے نور پا کر اس کی روشنی میں چلتے ہیں۔ انہیں راہنمائی اللہ جلشانہٗ کی طرف سے ملتی ہے وہ کسی اور کی مرضی کے تابع نہیں ہوا کرتے بلکہ سب دنیا کو ان کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ نرا مان لینا ہی کافی نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اپنی تمام مرضیاں چھوڑ کر مجدد وقت کے تابع اپنے آپ کو چلانے والے ہی منزل مقصود کو پہنچا کرتے ہیں۔

میری طرف سے آپ کو اور آپکے توسط سے تمام احبابِ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کو (خواہ وہ مرد ہیں یا خواتین، خواہ وہ پاکستان میں رہتے ہیں یا بیرون پاکستان) دعوت ہے کہ مجھے بطور مجدد پندرھویں اسلامی صدی تسلیم کر کے ثابت کر دیں کہ وہ صرف دعوے نہیں کرتے بلکہ سچائیاں قبول بھی کر لیا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی مدنظر رکھیں کہ اپنے زمانہ کے مجدد اور امام کو قبول کرنا کتنا ضروری ہے۔ مثلاً

" اندھا ہے وہ دل جو خدا کو نہیں جانتا اور مردہ ہے وہ جسم جو یقینی الہام اور وحی سے منور نہیں اور نہ منور ہونے والوں کے ساتھ ہم صحبت اور ہم نشین ہے "

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۶ اشتہار ۴؍اکتوبر ۱۸۹۹ء)

" حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے۔ جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں۔ سو بموجب اس نبویؐ وصیت کے ضروری ہوا۔ کہ ہر ایک حق کا طالب امام کی تلاش میں لگا رہے۔"   (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۲)

" ضروری ہوا کہ وہ خداوند کریم جس نے ہر ایک کو نجات کے لئے بلایا ایسا ہی انتظام ہر ایک صدی کیلئے رکھے تا اُسکے بندے کسی زمانہ میں حق الیقین کے مراتب سے محروم نہ رہیں۔

اور یہ کہنا کہ ہمارے لئے قرآن اور احادیث کافی ہیں اور صحبت صادقین کی ضرورت نہیں یہ خود مخالفت تعلیم قرآن ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبہ ۱۱۹ ترجمہ از ناقل۔ اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ) صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علیٰ وجہ البصیرت شناخت کیا اور اس پر دل و جان سے قائم ہو گئے اور یہ اعلیٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہیں کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہنچا دیوے۔ پس ان معنوں کر کے صادق حقیقی انبیاء اور رسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہوں نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیا اور آیت موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوام حکم وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۳۴۷۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۷)

" تمام الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے۔اور اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے ابتلا نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے۔اور خدانخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سُنکر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پھر اول ایسا شخص امام سے استغنا ظاہر کرتا ہے۔اور پھر استغنا سے اجنبیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اجنبیت سے سوءظن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔اور پھر سوءظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر اجنبیت سے نعوذ باللہ سلب ایمانی تک نوبت پہنچتی ہے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۵۔روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب فتح اسلام (صفحہ ۸۔۹ حاشیہ) میں تحریر فرماتے ہیں۔

" صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانہءحال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی تجدید دین کہا جائے بلکہ مؤخرالذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔

قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا موردنہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔**ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں**۔یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھکر نہیں۔

اللہ جلّشانہ فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَاتَفْعَلُوْنَ كَبُرَمَقْتًاعِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُولُوْامَالَاتَفْعَلُوْنَ اور فرماتا ہے يَاَاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَااهْتَدَيْتُمْ۔اندھا اندھے کو کیا راہ دکھائے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کریگا۔تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہے اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلّی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلّی مصفّا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں"۔

مذکورہ بالا پیراگراف کے مطابق بھی آپ درج ذیل امور کا جائزہ لے لیں۔اس میں درج ذیل نکات بھی سامنے آرہے ہیں کہ

☆ مکالمہ پہلے ہوتا ہے اور مجددیت بعد میں دل پر نازل ہوتی ہے۔" تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے"۔

کیا آپ کو پہلے بھی مکالمہ الٰہیہ کا شرف نصیب تھا؟

☆ کیا آپ ہر مشکل کے وقت بذریعہ روح القدس اپنے دل پر الہام کی تجلّی پاتے ہیں؟

☆ آپ کی باتیں از قبیل جوشیدن ہیں یا از قبیل کوشیدن؟

☆ کہیں آپ کے ذریعہ وہ ظاہری اور بے مغز خدمتیں تو نہیں ہو رہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں" قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا موردنہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔**ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں**۔یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھکر نہیں۔"

☆ بقول آپ کے آپ عام مجدد نہیں ہیں بلکہ موعود ہیں۔زکی غلام مسیح الزماں ہیں اور مصلح موعود ہیں۔اگر یہ صورت ہے تو آپ کے الہامات اور وحی تو عام مجددین سے بڑھ کر ہوگی۔شان میں بھی اور کثرت میں بھی۔اگر آپ کے بکثرت الہامات اور مکالمات و مخاطبات موجود ہیں تو اصلاح خلق کے لئے انہیں سامنے لائیں۔عام قسم کے دو چار الہامات یا خوابیں کافی نہیں ہوں گی۔کیونکہ پھر وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقرر کردہ معیار پر پورا نہیں اتر پائیں گے۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳ تا ۳۰) مکالمات و مخاطبات کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کثرت سے گفتگو کرتا ہوگا اور انہیں مخاطب کر کے کثرت سے الہام اور وحی نازل فرماتا ہوگا۔سچے ملہم من اللہ کی نشانیاں اور دو تین سو کھلے

نشانات والی بات بھی حقیقۃ الوحی (صفحہ۴۹۴۔۴۹۵) سے ملاحظہ کر لیجئے گا۔وحی کے بارے میں مزید رہنمائی کیلئے برکات الدعا (صفحہ ۲۶) پر بھی اچھی تشریح موجود ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"یہ عاجز قریباً گیارہ برس سے شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہے اور اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ وحی درحقیقت آسمان سے ہی نازل ہوتی ہے۔وحی کی مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ دی جائے تو شاید کسی تار برقی سے مشابہ ہے جو ہر ایک تغیر کی آپ خبر دیتی ہے۔میں نے دیکھا ہے کہ وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے ایک خارجی اور شدید الاثر تصرف کا احساس ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ تصرف ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی طرف ایسا کھینچا گیا ہوں کہ میری کوئی قوت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔اس تصرف میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں۔بعض وقت ملائک کو دیکھتا ہوں۔" پھر حاشیہ میں تحریر فرمایا "صرف اتنا ہی نہیں کہ ملائک بعض وقت نظر آتے ہیں بلکہ بسا اوقات ملائک کلام میں اپنا واسطہ ہونا ظاہر کر دیتے ہیں۔"

☆ کیا آپ کا وحی کا تجربہ حضرت مسیح موعودؑ کے تجربہ سے ملتا جلتا ہے یا مختلف؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

" لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ (۶۵:یونس:۱۰) "

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔

الہام سے کیا مراد ہے؟

لیکن اس جگہ یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرع بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرع دل میں پڑتا ہے۔سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانونِ قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے یا بری باتوں کیلئے فکر کرتا ہے اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اُس کے دل میں پڑ جاتی ہے۔ایک شخص مثلاً نیک اور راستباز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنے شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے اور راستبازوں کو گالیاں نکالتا ہے تو بلاشبہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنا لیں گے بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ کہ وہ راستبازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے بباعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔

سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راست بازی اور راست بازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کیلئے قدم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے خدا کا ملہم کہلائے گا۔دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں پڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے۔کیونکہ بسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خون ناحق کرنے کی اس کے دل میں گذر جاتی ہیں۔تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں؟ ہرگز نہیں۔بلکہ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جن کو اب تک اس سچے خدا کی خبر نہیں جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ۱۲۳،۱۲۴ ،روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۷،۴۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

" الہام محض فضل ہے اور فضیلت کے وجود میں اس کو دخل نہیں بلکہ فضیلت اس صدق اور اخلاص اور وفاداری کی قدر پر ہے جس کو خدا جانتا ہے۔ہاں الہام بھی اگر اپنی بابرکت شرائط کے ساتھ ہو تو وہ بھی ایک پھل ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر اس رنگ میں الہام ہو کہ بندہ سوال کرتا ہے اور خدا اس کا جواب دیتا ہے۔اسی طرح ایک ترتیب کے ساتھ سوال و جواب ہو اور الٰہی شوکت اور نور الہام میں پایا جاوے اور علومِ غیب یا معارفِ صحیحہ پر مشتمل ہو تو وہ خدا کا الہام ہے۔خدا کے الہام میں ضروری ہے۔کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے مل کر باہم ہمکلام ہوتا ہے۔اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہمکلامی واقع ہو اور جب یہ کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب میں ایک کلامِ فصیح خدائے تعالیٰ کی طرف سے سنے۔جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو اور وہ مکالمہ اور مخاطبہ اس کے لئے موہبت ہو جائے تو وہ خدا کا کلام ہے اور ایسا بندہ خدا کی جناب میں عزیز ہے۔

مگر یہ درجہ کہ الہام بطور موہبت ہو اور زندہ اور پاک الہام کا سلسلہ اپنے بندہ سے خدا کو حاصل ہو اور صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ہو۔یہ کسی کو نہیں ملتا۔بجز اُن لوگوں کے جو ایمان اور اخلاص اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں اور نیز اس چیز میں جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔سچا اور پاک الہام الوہیت کے بڑے بڑے کرشمے دکھلاتا ہے۔بارہا ایک

نہایت چمکدار نور پیدا ہوتا ہے اور ساتھ اس کے پُر شوکت اور ایک چمکدار الہام آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ملہَم اس ذات سے باتیں کرتا ہے جو زمین آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے کہ خدا سے باتیں کرے۔

مگر اس ہمارے بیان میں انسان کی وہ حالت داخل نہیں ہے جو کسی کی زبان پر بے ٹھکانہ کوئی لفظ یا فقرہ یا شعر جاری ہو اور ساتھ اُس کے کوئی مکالمہ یا مخاطبہ نہ ہو۔ بلکہ ایسا شخص خدا کے امتحان میں گرفتار ہے۔ کیونکہ خدا اس طریق سے بھی سُست اور غافل بندوں آزماتا ہے کہ کبھی کوئی فقرہ یا عبارت کسی کے دل یا زبان پر جاری کی جاتی ہے اور وہ شخص اندھے کی طرح ہو جاتا ہے نہیں جانتا کہ وہ عبارت کہاں سے آئی۔ خدا سے یا شیطان سے۔ سوایسے فقرات سے استغفار لازم ہے۔

لیکن اگر ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب مکالمہ الٰہی شروع ہو جائے اور مخاطبہ اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن، لذیذ، پُر معنی، پُر حکمت، پوری شوکت کے ساتھ اس کو سنائی دے اور کم سے کم بارہا اس کو ایسا اتفاق ہوا ہو۔ کہ خدا میں اور اُس میں عین بیداری میں دس ۱۰ مرتبہ سوال و جواب ہوا ہو۔ اُس نے سوال کیا اور خدا نے جواب دیا۔ پھر اُسی وقت عین بیداری میں اُس نے کوئی عرض کی اور خدا نے اس کا بھی جواب دیا۔ پھر گذارش عاجزانہ کی، خدا نے اُس کا بھی جواب عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس ۱۰ مرتبہ تک خدا میں اور اُس میں باتیں ہوتی رہیں اور خدا نے بارہا ان مکالمات میں اُس کی دعائیں منظور کی ہوں۔ عمدہ عمدہ معارف پر اُس کو اطلاع دی ہو۔ آنے والے واقعات کی اُس کو خبر دی ہو اور اپنے برہنہ مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو مشرّف کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا کا بہت شکر کرنا چاہئے اور سب سے زیادہ خدا کی راہ میں فدا ہونا چاہئے کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم سے اپنے تمام بندوں میں سے اُسے چُن لیا اور ان صدیقوں کا وارث بنا دیا جو اُس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ نعمت نہایت ہی نادر الوقوع اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ جس کو ملی اس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہیچ ہے۔

اسلام کی خصوصیت

اِس مرتبہ اور مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں اور ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اُس سے باتیں کرتا ہے، وہ اُس کے اندر بولتا ہے اور اُس کے دل میں اپنا تخت بناتا ہے اور اُس کے اندر سے اُسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں۔ افسوس اندھی دنیا نہیں جانتی کہ انسان نزدیک ہوتا ہوتا کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ آپ تو قدم نہیں اٹھاتے اور جو قدم اٹھائے تو یا تو اُسے کافر ٹھہرایا جاتا ہے اور یا اُسے معبود ٹھہرا کر خدا کی جگہ دی جاتی ہے۔ یہ دونو ظلم ہیں۔ ایک افراط سے اور ایک تفریط سے پیدا ہوا۔ مگر عقلمند کو چاہئے کہ وہ کم ہمت نہ ہو اور اس مقام اور اس مرتبہ کا انکاری نہ رہے اور صاحب اس مرتبہ کی کسرِ شان نہ کرے اور نہ اس کی پوجا شروع کر دے۔ اس مرتبہ پر خدائے تعالیٰ وہ تعلقات اُس بندہ سے ظاہر کرتا ہے کہ گویا اپنی اُلوہیت کی چادر اُس پر ڈال دیتا ہے اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ بندوں کے لئے انتہائی تنبیہہ ہے اور اس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور پوری تسلی ملتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲)

میری دلی دعا ہے کہ آپ اسم بامسمّٰی ثابت ہوں۔ آپ غفار خدا سے سچے دل سے معافی کے خواستگار ہوں۔ اور اس کے سچے عبد بن جائیں۔ آپ کو اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کو اللہ جلشانہٗ ہر قسم کی شقاوت، جاہلیت اور لاتعلقی سے محفوظ رکھے۔ آپ جلد اللہ کے مقرر کردہ امام سے تعلق پکڑیں اور اپنے ایمان کے اعلیٰ مدارج کو پالیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

والسلام

ناصر احمد سلطانی امیر جماعت احمدیہ (حقیقی)

مجدد پندرھویں اسلامی صدی

www.al-ahmadiyyat.com